مکی بن ابی طالب کی مطبوعہ تصانیف

کچھ نئی معلومات

محمد اجمل اصلاحی

علوم القرآن کے گذشتہ شمارہ (۳/۱-۲) میں ایک مضمون "مکی بن ابی طالب اور ان کی تفسیری خدمات" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون جیسا کہ تمہید میں واضح کر دیا گیا ہے ڈاکٹر احمد حسن فرحات کے تحقیقی مقالے برائے ڈاکٹریٹ (مکی بن ابی طالب و تفسیر القرآن) کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔ مذکورہ مقالہ جامعہ ازہر میں ۱۹۷۳ء میں پیش کیا گیا تھا مگر اس کی اشاعت دس سال بعد ۱۹۸۳ء میں عمل میں آئی۔ جس وقت یہ مقالہ لکھا گیا تھا اس وقت تک مکی بن ابی طالب کی صرف دو کتابیں چھپ سکی تھیں لیکن ۱۹۸۳ء تک دس سال کے عرصہ میں متعدد کتابیں منظر عام پر آگئیں۔ بعض کتابوں کے دو دو ایڈیشن مختلف محققین کے قلم سے نکلے۔ اسی طرح بعض کتابوں کے بارے میں تحقیق ہو گئی کہ ان کی نسبت مکی بن ابی طالب کی جانب درست نہیں۔ ڈاکٹر فرحات نے کتاب کے تازہ مقدمہ میں ان امور پر روشنی ڈالی ہے۔ غالباً مضمون نگار کے پیش نظر ڈاکٹر احمد حسن فرحات کا تازہ مقدمہ نہیں تھا اس لیے وہ مکی کی تصانیف کے متعلق تازہ ترین معلومات فراہم نہ کر سکے۔ یہاں اسی خلا کو پر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ مکی بن ابی طالب کی تصانیف کے سلسلہ میں تازہ ترین صورت حال واضح ہو جائے۔

مذکورہ بالا مضمون میں یہ صراحت ہے کہ قرأت سے متعلق مکی کی تصانیف میں سے صرف ایک ہی کتاب ۱۹۷۳ء تک شائع ہو سکی تھی جب کہ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت تک ان کی دو کتابیں چھپ چکی تھیں۔ ایک "الابانۃ عن معانی القراءات" جس کا ذکر مضمون میں بھی ہے البتہ اس کی نسبت یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اس کے محقق عبد الفتاح اسماعیل شلبی نے اسے "معانی القراءات" کے نام سے شائع کیا ہے۔ قرأت سے متعلق دوسری کتاب جو اس وقت چھپ چکی تھی "شرح کلا و بلی ونعم والوقف علی کل واحدۃ

منہن فی کتاب اللہ عزوجل ہے جس کا علم ڈاکٹر فرحات کو اس وقت نہیں ہو سکا تھا اس لیے مقالہ میں اس کا ذکر نہیں آیا لیکن تازہ مقدمہ میں انھوں نے اس کا بھی ذکر کیا اور ۱۹۸۳ء تک مکی کی جو مزید کتابیں چھپ چکی تھیں ان کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ ان میں تین کتابیں فن قرأت ہی سے متعلق ہیں۔

علوم القرآن کے مضمون میں (کتاب العمدۃ فی غریب القرآن) کو بھی مکی کی تصنیفات میں شمار کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا واحد نسخہ کتب خانۂ ظاہریہ دمشق میں محفوظ ہے۔ مخطوطہ کے سرورق پر کتاب کا نام (مختصر من کتاب غریب القرآن تفسیر القرآن وھو کتاب العمدۃ) اور مصنف کا نام (صنعۃ الامام الاوحد ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ) درج ہے۔ ظاہریہ میں محفوظ قرآنی مخطوطات کی فہرست کے مرتب ڈاکٹر عزۃ حسن کو غلط فہمی ہوئی اور انھوں نے فہرست میں اسے مکی بن ابی طالب قیسی کی جانب منسوب کر دیا۔ اسی نسخہ کی بنیاد پر یوسف عبدالرحمن مرعشلی نے ۱۹۸۰ء میں اس کتاب کی تحقیق کی اور ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ تعجب یہ ہے کہ نہ مرعشلی کو خیال آیا اور نہ ان کے نگراں ڈاکٹر صبحی صالح مرحوم اور مقالہ کے ممتحنین کو کہ یہ کتاب مکی بن ابی طالب کی تصنیف کیوں کر ہو سکتی ہے۔ ۱۹۸۱ء میں جب یہ کتاب موسسۃ الرسالہ بیروت سے شائع ہوئی تو ڈاکٹر احمد فرحات نے المجلۃ العربیۃ جلد ۵ شمارہ ۱۱ میں ایک مضمون (کتاب العمدۃ فی غریب القرآن لاتصح نسبتہ الی مکی بن ابی طالب القیسی) کے عنوان سے شائع کیا اور تفصیل سے بدلائل ثابت کیا کہ مکی کی جانب اس کا انتساب درست نہیں ہے۔ ساتھ ہی یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ مکی بن ابی طالب کے بجائے اسے مشہور صوفی بزرگ ابوطالب مکی صاحب قوت القلوب کی تصنیف قرار دیا جا سکتا ہے جیسا کہ سرورق کی عبارت سے ظاہر ہے۔ البتہ فاس (مراکش) کے خزانۃ القرویین میں ابوطالب مکی کی تفسیر کا جو حصہ (نصف اول) محفوظ ہے اس کے مطالعہ اور دونوں کے درمیان موازنہ کے بعد ہی کوئی قطعی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال کتاب العمدۃ کی نسبت ابوطالب مکی کی جانب ثابت ہو یا نہ ہو لیکن اس میں تو کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ یہ کتاب مکی بن ابی طالب کی ہرگز نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر فرحات نے جب اپنا تحقیقی مقالہ سپرد قلم کیا تھا تو اس وقت صورت حال واضح نہیں تھی اس لیے انھوں نے کتاب العمدہ کا ذکر ص ۱۱۳ پر مکی کی تصنیف کی حیثیت سے باقاعدہ ان کی تفسیری کتابوں کے ذیل میں کیا، جبکہ اس کی جگہ اس فصل میں تھی جس کا عنوان ہے کتب لاتصح نسبتھا الی مکی (ص ۱۳۶۔۱۴۴) لیکن مقالہ جب شائع کیا تو اسی صفحہ (۱۱۳) پر حاشیہ میں وضاحت کر دی کہ مکی کی تفسیر سے موازنہ

کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مکی کی جانب اس کی نسبت درست نہیں ہے "المجلۃ العربیۃ" کے مضمون کا حوالہ بھی دیا ہے۔ یہی وضاحت مقدمہ میں مزید تفصیل سے موجود ہے۔

ڈاکٹر فرحات کے مقالہ کو شائع ہوئے مزید چھ سال کی مدت گذر چکی ہے۔ اس دوران مکی کی بعض اور کتابیں بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہوگئی ہیں۔ علوم القرآن کے ناظرین کے لیے تازہ ترین معلومات کی روشنی میں اب تک مکی کی جتنی کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں ان کی ایک جامع فہرست تاریخی ترتیب سے یہاں پیش کی جا رہی ہے۔

(۱) الابانۃ عن معانی القراءات: تحقیق عبدالفتاح اسمعیل شلبی، مکتبۃ النہضۃ، قاہرہ ۱۹۶۰ء یہی کتاب دوبارہ محی الدین رمضان کی تحقیق سے دار المامون للتراث، دمشق نے ۱۹۷۹ء میں شائع کی۔

(۲) شرح کلا و بلی و نعم والوقف علی کل واحدۃ منہن فی کتاب اللہ عز و جل: تحقیق حسین نصار، مجلۃ کلیۃ الشریعۃ، بغداد ۱۹۶۷ء، دوبارہ ڈاکٹر فرحات کی تحقیق سے ۱۹۷۸ء میں دار المامون للتراث دمشق نے شائع کی۔

(۳) الرعایۃ لتجوید القراءۃ و تحقیق لفظ التلاوۃ: تحقیق احمد حسن فرحات، دار الکتب العربیۃ دمشق ۱۹۷۳ء، طبع دوم: دار عمار، عمان ۱۹۸۴ء

(۴) الکشف عن وجوہ القراءات السبع و عللہا و حججہا: تحقیق محی الدین رمضان، مجمع اللغۃ العربیۃ دمشق، ۱۹۷۴ء، طبع دوم: موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۹۸۱ء۔

(۵) مشکل اعراب القرآن: تحقیق یاسین محمد السواس، مجمع اللغۃ العربیۃ دمشق ۱۹۷۴ء۔ دوسرا ایڈیشن زیادہ محققانہ حاتم صالح الضامن کی تحقیق سے وزارۃ الاعلام بغداد نے ۱۹۷۵ء میں شائع کیا۔

(۶) الایضاح لناسخ القرآن و منسوخہ: تحقیق احمد حسن فرحات، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، ریاض، ۱۹۷۶ء۔ طبع دوم: دار المنارۃ جدہ، ۱۹۸۶ء

(۷) اختصار القول فی الوقف علی کلا و بلی و نعم: کتاب ۲ کی تلخیص خود مصنف کے قلم سے ہے احمد حسن فرحات کی تحقیق سے ۱۹۸۰ء میں مجلۃ عالم الکتب ریاض جلد اول شمارہ ۳ میں

چھپی۔ دوسرا ایڈیشن کتابی صورت میں ۱۹۸۲ء میں مکتبۃ الخافقین دمشق سے شائع ہوا۔

(۸) الیاءات المشددات فی القرآن وکلام العرب: تحقیق احمد حسن فرحات، مکتبۃ الخافقین، دمشق ۱۹۸۲ء

(۹) تمکین المد فی آتی و آمن و آدم: تحقیق احمد حسن فرحات، دار الارقم، کویت، ۱۹۸۴ء

(۱۰) التبصرۃ فی القرأت السبع: تحقیق محمد غوث الندوی، الدار السلفیۃ بمبئی، ۱۹۸۲ء۔ دوسرا ایڈیشن زیادہ معیاری محی الدین رمضان کی تحقیق سے معہد المخطوطات کویت نے ۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔

(۱۱) تفسیر المشکل من غریب القرآن العظیم: اس کتاب کے تین مختلف ایڈیشن چھپ چکے ہیں:

۱۔ تحقیق محی الدین رمضان، دار الفرقان، عمان، ۱۹۸۵ء

۲۔ تحقیق علی حسین البواب، مکتبۃ المعارف، ریاض، ۱۹۸۵ء

۳۔ تحقیق ھدی الطویل المرعشلی، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت، ۱۹۸۸ء

مذکورہ بالا کتابوں میں الکشف عن وجوہ القراءات، مشکل اعراب القرآن، الایضاح اور تبصرۃ ضخیم ہیں، باقی مختصر رسائل ہیں۔

علوم القرآن کے پرانے شمارے

ششماہی علوم القرآن کے شمارہ اوّل و دوم کے لیے مستقل خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اسٹاک میں مذکورہ شماروں کی کاپیاں موجود نہ ہونے کی وجہ سے ادارہ ان فرمائشوں کی تعمیل سے قاصر ہے۔ اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ اگر کوئی صاحب ازراہِ کرم شمارہ اوّل و دوم ادارہ کو عنایت فرمائیں تو ان کی خدمت میں علوم القرآن کا تازہ شمارہ پیش کیا جائے گا۔ بقیہ شماروں کی کچھ کاپیاں دستیاب ہیں۔ خواہش مند حضرات اس سلسلہ میں ادارہ سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔